8889-انشورنس کی حقیقت اوراس کا حکم

سوال

دورحاضر میں پائی جانے والی تجارتی انشورنس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

1– بلاکسی شک وشبہ ہر قسم کی تجارتی انشورنس واضح اور صریح سود ہے ، یہ رقم کی کم یازیادہ رقم کے ساتھ بیع ہے ، اوراس میں دونوں رقموں میں سے ایک ادھار بھی ہے ، لہذااس میں ربا الفضل اورربا النسیئۃ دونوں سود کی قسمیں پائی جاتی ہیں .

اس لیے کہ انشورنس والے لوگوں سے رقم وصول کرلیتے ہیں ، اور حادثہ پیش آجانے کی صورت میں انشورنس کرانے والے شخص سے کم یازیادہ رقم دینے کا وعدہ کرتے ہیں ، اوریہ ہی سود ہے ، اور قرآنی نص کے ساتھ بہت ساری آیات میں سود کی حرمت ثابت ہوتی ہے .

2– تجارتی انشورنس کی سب اقسام کا دارومدار جوے پر ہے ، جوے کے بغیر قائم ہی نہیں ہوسکتی ، اوریہ نص قرآنی کے ساتھ حرام ہے .

فرمان باری تعالی ہے :

.{اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اورجوااوردرگاہیں اورفال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں اورشیطانی کام ہیں ، ان سے بالکل الگ تھلگ رہواوراجتناب کروتا کہ تم کامیاب ہوجاؤ}.المائدۃ (90)

لہذاانشورنس کی سب صورتیں نصیب اورحصوں کے ساتھ کھیل ہے ، انشورنس والے کہتے ہیں کہ اتنی رقم اداکرو اوراگر تمہارے ساتھ ایسا واقعہ ہوا تو ہم اتنی رقم اداکرینگے ، اوریہ بالکل جوا ہے ، انشورنس اورجوے کے مابین فرق کرنا ایسی مخالفت ہے جسے عقل سلیم قبول ہی نہیں کرتی ، بلکہ انشورنس والے توخود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انشورنس جوا ہے .

3– تجارتی انشورنس کی سب اقسام دھوکہ وفراڈ ہیں ، اوربہت سی احادیث کی رو سے دھوکہ وفراڈ حرام ہے .

ان احادیث میں ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بھی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع الحصاۃ اور دھوکہ کی بیع منع فرمائی" امام مسلم نے اسے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے .

تجارتی انشورنس کی سب اقسام کا اعتماد دھوکہ وفراڈ پر ہے ، بلکہ فحش قسم کے دھوکہ پر مبنی ہے ، لہذاانشورنس کی سب کمپنیاں اورہر انشورنس کی تجارت کرنے والا کسی غیر احتمالی خطرہ کی انشورنس کروانے سے منع کرتا ہے .

یعنی خطرے کے وقوع اورعدم وقوع کا احتمال ضرور ہو تاکہ وہ انشورنس کے قابل ہوسکے ، اوراسی طرح وقوع کا وقت اوراس کی مقدار کا علم بھی روکا جاتا ہے ، تواس طرح اس انشورنس میں تین قسم کا واضح اور فحش دھوکہ جمع ہے .

4– تجارتی انشورنس کی سب صورتیں باطل طریقہ سے لوگوں کا مال ہڑپ کرنا ہے ، اوریہ قرآنی نص سے حرام ہے .

ارشاد باری تعالی ہے :

.{اے ایمان والو! تم آپس میں اپنا مال باطل طریقہ سے نہ کھایا کرو}.

لہذا تجارتی انشورنس کی سب انواع اور صورتیں باطل طریقہ سے لوگوں کا مال ہڑپ کرنے کا ایک طریقہ اور حیلہ ہے، جرمنی کے ماہر شخص کے دقیق اعداد و شمار نے یہ ثابت کیا ہے کہ لوگوں کو دی جانے والی رقم جمع کردہ رقم کا 2.9% فیصد بھی نہیں بنتی.

لہذا انشورنس امت کے لیے ایک عظیم خسارہ اور نقصان ہے، کفار کا فعل حجت نہیں جو انشورنس کو موت کی طرح ناپسند کرنے کے باوجود انشورنس کروانے پر بہت زیادہ مجبور ہو چکے ہیں.

یہ تو شریعت کی عظیم مخالفات کا ایک پہلو ہے جن کے بغیر انشورنس قائم ہی نہیں رہ سکتی، لیکن بہت سی دوسری مخالفات ایسی بھی ہیں جن کے لیے یہ مقام کافی نہیں، اور ان کے ذکر کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ اوپر جس ایک مخالفت کا ذکر کیا جا چکا ہے اسے اللہ تعالی کی شریعت میں عظیم منکرات اور حرام کردہ اشیاء میں شامل کرنے کے لیے وہی کافی ہے.

افسوس تو اس بات پر ہے کہ بعض لوگ انشورنس کمپنیوں کے ایجنٹوں کی چکنی چپڑی باتوں سے دھوکہ میں آجاتے ہیں مثلا اسے تعاونی یا تکافلی اور اسلامی انشورنس کا نام دیتے ہیں، یا اس طرح کے اور ناموں سے موسوم کرتے ہیں، حالانکہ یہ نام اس کی باطل حقیقت سے کچھ بھی بدل نہیں سکتے.

اور انشورنس کی داعی ایجنٹ حضرات کا یہ دعوی کرنا کہ علماء کرام نے تعاونی انشورنس کے نام سے موسوم انشورنس کے حلال ہونے کا فتوی دیا ہے، یہ کذب بیانی اور بہتان تراشی ہے، اور اس میں خلط ملط ہونے کا سبب یہ ہے کہ انشورنس کی دعوت دینے والے بعض ایجنٹوں نے علماء کرام کو ایک کھوٹی اور ناقص قسم کی درخواست دی جس کا انشورنس کی اقسام و انواع کے ساتھ سرے سے کوئی تعلق ہی نہیں، اور انہوں نے کہا کہ یہ انشورنس کی ایک قسم اور (اس کی تزیین اور لوگوں پر خلط ملط کرنے کے لیے) اسے تعاونی انشورنس کے نام سے موسوم کر دیا، اور کہنے لگے کہ :

یہ خالص لوگوں کے تعاون اور فنڈ میں سے ہے، اور یہ اس تعاون میں سے ہے جس کا اللہ تعالی نے مندرجہ ذیل فرمان میں حکم دیا ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو}.

اور اس کا مقصد لوگوں کو پہنچنے والے خطرات اور تکالیف میں تعاون کرنا، صحیح یہی ہے کہ جسے وہ تعاونی انشورنس کا نام دیتے ہیں وہ بھی انشورنس کی دوسری اقسام کی طرح ہی ہے، اختلاف صرف شکل اور کیفیت میں ہے لیکن حقیقت اور جوہر میں کوئی فرق نہیں، یہ خالصتا فنڈ اور تعاون سے بہت زیادہ دور ہے اس سے کے ساتھ تو دور کا تعلق نہیں پایا جاتا، اور نیکی و بھلائی کے کاموں میں تعاون سے بھی بہت بعید ہے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتی، بلکہ بلا کسی شک و شبہ یہ تو برائی معصیت اور ظلم و زیادتی میں تعاون ہے, اس کا مقصد لوگوں کی تکلیف اور مصائب میں تخفیف اور اصلاح نہیں، بلکہ اس کا مقصد لوگوں کا ناحق اور باطل طریقہ سے مال ہڑپ کرنا ہے، لہذا یہ بھی قطعی طور پر انشورنس کی دوسری اقسام کی طرح حرام ہے، اس لیے انہوں نے جو کچھ علماء کے سامنے پیش کیا ہے وہ انشورنس کی اصل کو ختم نہیں کرتی.

اور بعض جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ جمع کردہ رقم کا کچھ حصہ واپس کر دیا جاتا ہے، تو یہ کسی بھی چیز کو تبدیل نہیں کرتا، اور نہ ہی انشورنس کو سود اور جوے اور دھوکہ و فراڈ اور لوگوں کے مال کو ناحق اور باطل طریقہ سے ہڑپ کرنے سے بچاتا ہے، اور نہ ہی اسے اللہ تعالی پر توکل کے منافی ہونے سے بھی محفوظ نہیں کرتا، اور اسی طرح دوسری حرام کردہ سے بھی، بلکہ یہ تو دھوکہ و فراڈ اور تلبیس ہے، جو مزید تفصیل چاہتا ہے وہ (انشورنس اور اس کے احکام) کا مطالعہ کرے.

میں ہر دینی غیرت رکھنے والے اور اللہ تعالی اور آخرت کے دن کی ملاقات کی امید رکھنے والے مسلمان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرے اور اس کا تقوی اختیار کرے، اور انشورنس سے اجتناب کرے چاہے وہ جس طرح کے بھی برات کے حلے زیب تن کرے اور زرق برق لباس پہنا کر انشورنس کو پاک کرنے کی کوشش کی گئی ہو وہ پھر بھی بلاشک وشبہ حرام اور سحت ہی ہے، وہ اس سے اپنے دین اور مال کی بھی حفاظت کرسکتا ہے، اور امن وامان کے مالک اللہ سبحانہ وتعالی سے امن کی نعمت بھی حاصل کرسکتا ہے.

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو دینی بصیرت سے نوازے، اور اللہ رب العالمین کو راضی کرنے والے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے.